إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ؕ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان دارالامان

THE DAILY

ALFAZL QADIAN.

یوم یکشنبہ

جلد ۲۸	۲ محرم ۱۳۵۹ھ	۱۱ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ہش	۱۱ فروری ۱۹۴۰ء	نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ سال ششم کے وعدوں کے لکھوانے کی مدت قریب الاختتام ہے۔ یہ سال دس سالہ تحریک کے نصف آخر کا پہلا سال ہے۔ اس لئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اور احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے خاص توجہ سے نئے وعدے کرنے اور سابق وعدوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ کریں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:۔

۱۔ آپ لوگوں نے خلافت جوبلی کی تقریب منا کر اور احمدیہ جھنڈے کی تجویز کر کے خدمت اسلام کا ایک نیا عہد کیا ہے۔ جو آپ کے مونہہ نے کہا۔ آپ کا عمل اس کے مطابق بلکہ اس سے بڑھ کر ہونا چاہیئے:۔

۲۔ دنیا اس وقت ایک خطرناک جنگ میں مبتلا ہے۔ جس کے اسباب مادی ہیں۔ ایک مومن کو ان لوگوں کی قربانیوں کو دیکھ کر غیرت میں آنا چاہیئے۔ اور اُن سے بڑھ کر قربانیوں کا نمونہ دکھانا چاہیئے:۔

۳۔ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ بلکہ آگے پڑتا ہے۔ ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ اس سے زیادہ وعدہ کرے۔ اور زیادہ عمدگی سے ادا کرے۔ اور جس نے پہلے وعدہ نہیں کیا یا ادا نہیں کیا۔ اس کا ایمان تقاضا کرتا ہے کہ وہ اب وعدہ کرے یا پہلے وعدہ کو جلد سے جلد پورا کرے۔

۴۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعت اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے:۔

۵۔ ہماری اولادیں خدا انہیں نیک کرے ہو سکتا ہے۔ کہ ہمارے لئے بُری یادگار رہوں۔ لیکن یہ یادگار وہ ہے۔ کہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں۔ کہ اس یادگار کے طفیل اللہ تعالےٰ ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے:۔

۶۔ پس اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس اقت پر یہ دن پھر نہ آئیں گے:۔

۷۔ آج خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں کل خدا جانے کیا حال ہوگا؟ پس ہمت کرو۔ اور اس عظیم الشان تحریک میں ہمت سے بڑھ کر حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کرو۔

۸۔ یہ نہ انتظار کرو۔ کہ دوسرے آگے بڑھیں۔ تو قدم اٹھاؤ گے۔ اگر آپ کے عہدہ دار سُست ہیں۔ تو خود ہی وعدہ لکھ کر بھجوا دیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ تاکہ دوسروں کے ثواب میں بھی حصہ دار ہو جائیں:۔

۹۔ تحریک جدید کے عہدہ داروں کو اپنی ذمہ واری کا احساس چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی کے ایام میں سے ان چند ایام کو تو خدا تعالےٰ کیلئے وقف کر دیں۔

۱۰۔ یاد رہے۔ کہ وعدہ لکھوانے کی آخری مدت ہندوستان کے لئے ۱۵ فروری ہے۔ اور وعدہ ڈاک میں ڈالنے کی آخری مدت ۱۶ فروری ہے:۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو:۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

۱۲۵

مدینۃ المسیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۹ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کراچی سے اپنے ۸ تبلیغ کے خط میں تحریر فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال ملیر سے واپس تشریف نہیں لائے۔ حضور کے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور بچے کے بخیریت ہیں۔ خان محمد عبد اللہ خان صاحب بھی مع اہل و عیال خیریت سے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خدام میں سے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کو شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔ انکی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ سر درد ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی طبیعت دائیں ہاتھ کی کلائی اور ہتھیلی میں درد نقرس کی شدت کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔ خان محمد احمد خان صاحب کا صاحبزادہ حامد احمد بعارضہ خسرہ بیمار ہے۔ دعائے صحت کیجائے۔ کچھ عرصہ ہوا قادیان میں گلاس فیکٹری جاری ہوئی تھی۔ مگر بعض صنعتی مشکلات کی وجہ سے وہ چل نہ سکی۔ اب جناب بابو اکبر علی صاحب انسپکٹر آف ورکس پنشنر نہایت محنت سے اس کو چلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور چند روز سے کام شروع ہو چکا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ ابتدائی مشکلات کلیتہً دور ہو کر کامیابی حاصل ہو۔

چندہ خاص کے متعلق عہدہ داران جماعت

اور

نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص کے ذریعہ تین سالوں میں وصول کیا جائے۔ چنانچہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت گزشتہ سال اس چندہ کی پوری رقم وصول نہ ہو سکی۔ اور رواں سال میں بھی اب تک صرف تقریباً تین ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ اس سال میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اور وصولی کی رفتار سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت اس چندہ کے ادا کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی۔ اگر یہی حالت رہی تو سال تمام تک مطلوبہ رقم کے کسی معقول حصہ کا پورا ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ اس چندہ کی تحریک مشاورت میں فیصلہ کی بناء پر تھی۔ اس فیصلہ کا احترام اور اس کو عملی جامہ پہنانا جماعت کے ہر فرد اور خصوصاً عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کے لئے ضروری تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ اس کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔

اب احباب اور عہدہ داران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو انکی ذمہ داری کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے تاکید کی جاتی ہے۔ کہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل مطلوبہ رقم بشرح پندرہ فی صدی ہر ایک شخص سے وصول کر کے بھجوا دی جائے۔ اگر کوئی جماعت یا فرد یکمشت ادا نہ کر سکتا ہو۔ تو اپنے ذمہ کا بقایا واجب الادا چندہ خاص تین قسطوں میں یعنی فروری۔ مارچ۔ اپریل میں ادا کر کے اس چندہ کو بے باق کیا جائے۔ یہ یاد رہے ۲۵ ہزار کی رقم جب تک ہر ایک شخص سے ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فی صدی شرح سے وصول نہ کی جائے گی پوری نہ ہو سکے گی۔ اس لئے ہر ایک شخص سے پندرہ فی صدی شرح سے یہ چندہ وصول کیا جائے۔ ناظر بیت المال

چندہ تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق

حضرت مولوی شیر علی صاحب کا خطبہ جمعہ

۹ ماہ تبلیغ۔ آج حضرت مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو چندہ تحریک جدید میں شمولیت کے لئے پُر زور تاکید فرمائی۔ اور مقامی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ جن دوستوں نے ابھی تک شمولیت کا وعدہ نہیں کیا۔ وہ بہت جلد وعدہ لکھ کر دفتر میں بھجوا دیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت دنیوی اقوام مادی فوائد کے حصول کے لئے جو قربانیاں کر رہی ہیں اور جس رنگ میں اپنے روپیہ کو پانی کی طرح بہا رہی ہیں۔ وہ ایک مومن کو غیرت دلانے کا اپنے اندر کافی سامان رکھتا ہے اور دوستوں کا فرض ہے۔ کہ انکی کوششوں کو دیکھ کر اپنے قدم کو اور زیادہ تیز کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے ہر رنگ کی قربانیاں بجا لائیں۔ آپ نے فرمایا۔

جماعت احمدیہ کو یہ سب سے بڑا فخر حاصل ہے۔ کہ اس وقت خدمت اسلام کا موقعہ خدا تعالیٰ نے صرف اسی کو عطا کیا ہوا ہے۔ حالانکہ روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں۔ جن میں ہر طرح کے عالم اور مالدار پائے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے۔ مگر انکو یہ توفیق نہیں کہ اسلام کو پھیلائیں۔ یہ فضیلت صرف جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہے۔

اشاعت اسلام کا یہ وہی کام ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ کرام نے اپنی ہر قسم کی مالی اور جانی قربانیوں کے ساتھ کیا۔ اور اپنی طاقت و وسعت کے مطابق اس کو پھیلایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تکمیل شریعت تو ہو گئی۔ لیکن اس کی اشاعت کی تکمیل باقی تھی۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ اور آپ کے زمانہ میں ایسے سامان پیدا فرمائے۔ کہ جن کے ذریعہ بہت جلد اپنی آواز دنیا کے کونوں تک پہونچائی جا سکتی ہے۔ لو یہ امر بھی دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت و افضلیت کا ہی ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ ہی وہ نبی ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ دعوےٰ کیا۔ کہ میں ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ آپ کے اس دعوےٰ کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ جن کی وجہ سے دنیا ایک گھر کی طرح بن گئی۔

پھر آپ نے فرمایا۔

جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لینا کافی نہیں۔ بلکہ اپنے کام اور اپنی مالی اور جانی قربانیوں کے ذریعہ اشاعت دین کر کے صحابہ کرام کا نمونہ بننا چاہیئے الٰہی جماعتوں میں یوں قربانیوں کے مواقع ہمیشہ آتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ بعض نیکی کے خاص مواقع بھی پیدا کر دیا کرتا ہے۔ جیسے صحابہ کرام کے لئے بدر کی جنگ میں شریک ہو کر ثواب حاصل کرنے کا موقعہ تھا۔ اور بعد میں کئی لوگ ان مجاہدین پر رشک کرتے ہوئے کہتے تھے۔ کہ کاش ہم بھی جنگ بدر میں شریک ہوتے۔ اسی طرح تحریک جدید میں حصہ لے کر پانچہزاری الٰہی فوج میں داخل ہونا نیکی کا ایک بہت بڑا موقعہ ہے جسکا ہمارے امام نے ہمیں پتہ دیا ہے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں۔ تحریک جدید کا چھٹا سال نصف آخر کا پہلا سال ہے۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے دس سال کا عرصہ مقرر فرمایا ہے۔ اور اس وجہ سے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پس اس میں نہ صرف خود شامل ہوں بلکہ جو لوگ ابھی تک شامل نہیں۔ اور انہوں نے وعدے نہیں کئے ان کو بھی تحریک کریں۔ کہ وہ حضور کی مقررہ تاریخ یعنی ۱۵ فروری ۱۹۴۰ء تک اپنے وعدے حضور کی خدمت میں پیش کر دیں۔ اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو من انصاری الی اللہ کے عنوان کے ماتحت اخبار میں روزانہ شائع ہو رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مصری صاحب کے رسالہ "ذریت مبشرہ" کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد اور حضور کا قاعدہ کلیہ

مری اولاد سب تیری عطا ہے ※ ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۷۹)

ترجمہ:۔ تحقیق اللہ تعالےٰ نبیوں اور اولیاء کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا بجز اس صورت کے کہ اس نے اس اولاد کو صالح مقدر فرمایا ہو:۔

شیخ مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ یہ حضرت اقدس کی ہی عبارت ہے۔ اور میں یہ بھی تصدیق کرتا ہوں۔ کہ یہ مجھ پر حجت ہے اور جو اصول حضرت اقدس نے اس عبارت میں بیان فرمایا ہے۔ اس کے درست ہونے پر میرا ایمان ہے" (ص۱۱)

شیخ صاحب اس اصول کو درست ماننے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اولاد کو جو بشاراتِ الٰہیہ کے ماتحت پیدا ہوئی۔ صالح نہیں مانتے۔ اور اسی زعمِ باطل کے لئے وہ اس عبارت کا ترجمہ اور مطلب اپنی طرف سے یوں لکھتے ہیں:۔

الف:۔ "اللہ تعالےٰ کسی نبی یا ولی کو ذریت کی بشارت نہیں دیتا۔ جب تک کہ اس نے ان میں الصالحین کا پیدا کرنا مقدر نہ کر لیا ہو" ص۲۶۔

ب:۔ "اللہ تعالےٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو اولاد کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر اس وقت جبکہ اس نے الصالحین کے پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو" ص۲۷۔

ج:۔ "اللہ تعالےٰ نبیوں اور ولیوں کو اولاد مطلقہ کی بشارت نہیں دیتا۔ مگر اس وقت جبکہ اس نے ان کی نسل میں ان جیسے صالح بندے یعنی ان کے بروز پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو" (ص۵۴)

شیخ صاحب نے جس تشکیک اور وسوسہ اندازی کو اختیار کر رکھا ہے۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ اس واضح عبارت کے ترجمہ میں ہی تحریف کی بنیاد رکھ دیتے چنانچہ مندرجہ بالا تینوں اقتباس اس پر شاہد ناطق ہیں۔ کہیں انہوں نے "ان میں" کا اضافہ اپنی طرف سے کر دیا ہے اور کہیں "یعنی" لگا کر مطلب کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ ترجمہ میں یہ اضطراب حقیقت واضحہ کو چھپا نہیں سکتا۔

مصری صاحب کو مسلم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موجودہ فرزندوں میں سے ہر ایک فرزند کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے حضور کو قبل از ولادت بشارت دی (ص۲۸ و ص۲۵ و ص۳۶) نیز مصری صاحب یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین میں "کلیہ قاعدہ" بیان کیا گیا ہے (ص۳۶)

اب نتیجہ صاف ہے۔ کہ حضرت اقدس کی بشارتوں کے ماتحت پیدا شدہ اولاد صالح اور نیک ہے۔ "قاعدہ کلیہ" کے باوجود اور "بشارات" کا اقرار کرنے کے باوجود مصری صاحب ذریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صالحین نہیں مانتے۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ "خوئے بد را بہانہ ہائے بسیار"

لفظ بشارت اور مصری صاحب کی غلط فہمی

مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"لفظ بشارت ایک معمولی لفظ ہے۔ نہ اس کو کوئی خصوصیت حاصل ہے۔ اور نہ ہی اس لفظ کے ساتھ کوئی خاص مفہوم وابستہ ہے" (ص۳۰)

"جبکہ لفظ بشارت اور خبر دونوں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ تو لفظ بشارت سے اس لڑکے کی کسی ذاتی خصوصیت کا نتیجہ نکالنا جس کے متعلق بشارت دی جاتی ہے، بالکل بے معنی بات ہوگی" ص۳۲

اس کے جواب میں عرض ہے۔ کہ یہ کہنا کہ لفظ بشارت اور خبر دونوں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں۔ عربی زبان سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ مفردات راغب میں لکھا ہے ویقال للخبر السار البشارۃ والبشریٰ۔ کہ خوشی پر مشتمل خبر کو بشارت کہتے ہیں۔ مختار الصحاح میں لکھا ہے۔

والبشارۃ المطلقۃ لا تکون الا بالخیر وانما تکون بالشر اذا کانت مقیدۃ بہ کقولہ تعالیٰ فبشرھم بعذاب الیم۔

یعنی لفظ بشارت مطلق طور پر بھلائی اور خوشی ہی کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یہ لفظ شر کے معنوں میں صرف اسی وقت مستعمل ہوگا۔ جب وہاں قید یا قرینہ صارفہ موجود ہو۔ جیسا کہ آیت فبشرھم بعذاب الیم میں ہے"

پس لفظ خبر عام ہے۔ اور لفظ بشارت خاص۔ ہر بشارت خبر بھی ہے۔ مگر ہر خبر بشارت نہیں۔ جس طرح ہر انسان پر حیوان کا لفظ بول سکتے ہیں۔ مگر ہر حیوان کو انسان نہیں کہہ سکتے اور عربی کا مبتدی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ "لفظ بشارت اور خبر دونوں ایک ہی مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں"۔ کوئی شخص مشہور آیت وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین میں ہی ذرا مبشرین کی جگہ مخبرین رکھ کر ترجمہ کر کے دکھائے صحیح یہ ہے۔ کہ اگر آج شیخ مصری صاحب کے دل میں زیغ نہ ہوتا اور ہوائے نفس نے ان کو غلط راستہ پر نہ ڈال دیا ہوتا۔ تو وہ بھی کبھی اس قسم کا رکیک استدلال نہ کرتے۔

اور انہیں بیضاوی کے ترجمہ "اذا اخبر بولادتھا" کو پیش کرتے ہوئے سخت حجاب محسوس ہوتا۔ مگر وللّٰہ فی خلقہ شؤون

پھر اگر لفظ بشارت معمولی تھا۔ اس سے کوئی خاص مفہوم وابستہ نہ تھا۔ اور نہ اسے کوئی خصوصیت حاصل تھی۔ تو اتنا ہی بتائیے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اولادِ موجودہ کے بارے میں بار بار اس لفظ کو کیوں پیش فرمایا ہے۔ اور اس پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ اسی بناء پر ان کو نشانِ الٰہی قرار دیا ہے۔ اگر لفظ بشارت سے موعود فرزندیں کوئی خصوصیت سمجھنا "بے معنی بات" ہے۔ تو سوچ لیجئے اس کی زد کہاں پڑتی ہے:۔

ناظرین! ابھی آپ نے پڑھا ہے۔ کہ مصری صاحب کہتے ہیں۔ لفظ بشارت معمولی ہے اس لفظ سے موعود فرزندیں خصوصیت سمجھنا بالکل بے معنی بات ہے۔ مگر وہ اپنی کتاب کے آخری حصہ میں "حافظہ نباشد" کے مطابق خود لکھتے ہیں:۔

"اسی طرح انبیاء اور اولیاء کی ذریت کا حال ہے۔ گو ان کی ذریت کا ہر فرد اللہ تعالےٰ کی ہستی کی دلیل ہوتا ہے لیکن ان کو بشارت درحقیقت ان کامل بروزوں کی وجہ سے ہی دی جاتی ہے۔ جو ان کی نسل میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں" ص۷۲

گویا مصری صاحب کے نزدیک انبیاء و اولیاء کی ذریت کے لئے بشارت کے لفظ کے آنے کا صرف یہ باعث ہوتا ہے۔ کہ ان کی نسل میں ان کے کامل بروز پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ماننا پڑیگا۔ کہ بشارت کے لفظ سے مبشر اولاد میں خصوصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لفظ بشارت معمولی نہیں۔ عقلی طور پر بھی ناپاک اولاد کی بشارت دینے کا کوئی مدعا نہیں بن سکتا۔ کیا انبیاء اولاد کے بھوکے ہوتے ہیں۔ یا وہ خدائی نوروں کے پھیلانے والے فرزند چاہتے ہیں؟

ایک نہایت اہم سوال

اس جگہ میں مصری صاحب سے ایک نہایت اہم سوال کرنا چاہتا ہوں۔ مصری صاحب نے ایک "نہ بھولنے والا سبق" مندرجہ ذیل الفاظ میں لکھا ہے:۔

"جب اللہ تعالےٰ کا منشاء کسی لڑکے کے متعلق یہ ظاہر کرنے کا ہوتا ہے کہ اس کی زندگی پاکیزہ ہوگی۔

161

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وُہ اپنے نبی یا ولی کو اس لڑکے کی پیدائش کی بشارت دیتے ہوئے صرف یہی نہیں کہتا۔ کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ بلکہ وُہ ساتھ ہی یہ بھی بتا دیتا ہے۔ کہ وہ صالح ہوگا" ۲۵

اور پھر مصری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے سامنے فوت ہوجانے والے بچوں کے صالح ہونے کے متعلق اطلاع دے دی تھی۔ ایسا ہی آئندہ بعد وفات پیدا ہونے والے بچوں کے صالح ہونے کی بھی خبر دے دی تھی۔ یعنی الہامات میں ایسی تصریحات موجود تھیں۔ اور ان کی صفات صالحہ کا بیان مذکور تھا۔

اس دعوے کے ساتھ ساتھ مصری صاحب یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی عبارت ان اللّٰہ لا یبشر الانبیاء والاولیاء بذریۃ الا اذا قدر تولید الصالحین میں جس حتمی قانون کا ذکر فرمایا۔ وُہ قاعدہ کلیہ ہے ۳۰

اب سوال یہ ہے۔ کہ یہ قاعدہ کلیہ کن جزئیات کے لئے ہے۔ کن افراد پر یہ منطبق ہوتا ہے۔ اس قاعدہ سے کس ذریت کا صالح ہونا ثابت کرنا مراد ہے۔ اگر کہو کہ صرف ان مبشر فرزندوں کے صالح ثابت کرنے کے لئے اس قاعدہ کلیہ کی ضرورت ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صریح وحی میں صالح اور پارسا قرار دے چکا ہے۔ تو یہ تحصیل حاصل ہے۔ اس کے لئے کسی کلیہ کے بنانے یا اس کے ذکر کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جو امور نصوص سے ثابت ہوں ان کو قواعد کلیہ سے ثابت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اگر کہو کہ یہ قاعدہ کلیہ عام ہے۔ اس سے ہر مبشر فرزند کا صالح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ جب بھی خدا تعالیٰ کسی نبی یا ولی کو اس کے ہاں بیٹے کے پیدا ہونے کی بشارت دے۔ اور معین اولاد کی خوشخبری دے۔ تو وُہ یقیناً صالح ہوگی۔ تو اس صورت میں مصری صاحب کا سارا تار و پود بکھر جاتا ہے۔ اور انہیں اسی قاعدہ کلیہ کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد کو زمرۂ صالحین میں ماننا پڑیگا۔ کیا مصری صاحب اور جملہ غیر مبائعین اس سوال پر غور کرینگے؟

خاکسار ابو العطا جالندھری

حدیث نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صحیح مطلب و مفہوم

(۲)

پھر دیگر قرائن بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ ابن مریم سے مراد کا بن مریم یا مثیل ابن مریم ہے مثلاً اول یہ کہ قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ورسولاً الی بنی اسرائیل (العمران ع ۳۷) اور یابنی اسرائیل انی رسول اللّٰہ الیکم (صف ع ۱) ان آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت بنی اسرائیل سے مخصوص قرار دی گئی ہے۔ اب اگر حدیث کے الفاظ ابن مریم سے مراد مثیل ابن مریم نہ لیا جائے۔ اور یہ کہا جائے۔ کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے رسول کی حیثیت سے آئیں گے۔ تو کیا ان آیات کو قرآن مجید سے نکال دینگے جو پکار پکار کر کہہ رہی ہوں گی۔ کہ مسیح ابن مریم امت محمدیہ کے لئے رسول نہیں۔ بلکہ صرف بنی اسرائیل کے لئے ہیں۔ اگر نہیں نکالیں گے تو ان کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ کہ مسلمانوں سے اپنی رسالت منوائیں۔ اور انہیں اپنے پر ایمان لانے کے لئے کہیں۔ اور اگر نکال دیں گے تو گویا قرآن کریم میں تحریف کے مرتکب ہوں گے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے کوئی بات بھی پیش نہ آئے گی۔ کیونکہ ابن مریم سے مراد مثیل ابن مریم ہے۔

دوسرا قرینہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت سے پہلے بنی اسرائیل میں ایلیا نبی کی آمد کا انتظار تھا۔ جن کی نسبت توریت میں آیا تھا۔ کہ "ایلیا بگولے میں ہو کے آسمان پر جاتا رہا"۔ (۲ سلاطین ۲/۱۱) دوسری طرف یہ پیشگوئی تھی۔ کہ "دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیا نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا" (ملاکی باب ۴ آیت ۵)

لیکن جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئے اور ایلیا کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ تو انہوں نے اس بارے میں جو کچھ کہا وُہ یہ ہے۔ "اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا۔ کہ پھر فقیہہ کیوں کہتے ہیں۔ کہ ایلیا کا پہلے آنا ضرور ہے۔ اس نے جواب میں کہا ایلیا البتہ آئے گا۔ اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آچکا۔ اور انہوں نے اس کو نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ تب شاگرد سمجھ گئے۔ کہ اس نے ہم سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کی بابت کہا ہے۔"

(متی باب ۱۷ آیت ۱۰ تا ۱۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس فیصلے سے ظاہر ہے کہ جب کسی نبی کی دوبارہ آمد کی پیشگوئی کی گئی ہو۔ تو مراد اس کا مثیل ہوتا ہے۔ اب اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود ہی اپنے اس فیصلہ کے خلاف دوبارہ آجائیں۔ تو یہود جو آج تک اسی وجہ سے ان کے منکر ہیں ان کو کیونکر خطا کار قرار دیا جائے گا۔

پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ فیصلہ بھی اس بات کا قرینہ ہے۔ کہ حدیث میں جو ابن مریم کی پیشگوئی ہے۔ اس سے مراد بھی مثیل ابن مریم ہے۔

تیسرا قرینہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کی حدیث ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ صحابہ کرام کو مخاطب کرکے فرمائے۔ اب اگر ابن مریم سے مثیل ابن مریم مراد نہ لیں۔ تو یہ بھی کہنا پڑے گا۔ کہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے صحابہ سے ہی کہا گیا ہے۔ اور اس طرح مطلب یہ بنے گا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے صحابہ تمہاری کیا ہی اچھی حالت ہوگی اس وقت جب کہ تم میں ابن مریم آئے گا۔ اور وُہ تمہارا امام ہوگا۔ اور تم میں سے ہی ہوگا۔

حالانکہ کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آنا تھا۔ بلکہ یہی سمجھتا ہے۔ کہ گو خطاب صحابہ کرام سے ہے۔ مگر مراد صحابہ کرام کے مثیل ہیں۔

پس جبکہ اس حدیث کے پانچ حصوں میں سے چار میں مراد مثیل ہیں۔ تو پانچویں حصے "ابن مریم" کے لفظ سے ابن مریم کا مثیل کیوں نہ مراد لیا جائے۔

چوتھا قرینہ صحاح ستہ میں سے ابن ماجہ کی حدیث لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم ہے کہ آنے والا مہدی اور عیسےٰ بن مریم دو الگ الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ مہدی کی نسبت تمام مسلمان یہ مانتے ہیں۔ کہ وُہ امت محمدیہ میں سے ہی ہوں گے۔ اور ابن مریم انہی کا دوسرا نام ہے کیونکہ وُہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہونگے۔

غرض نہایت قوی قرائن سے ثابت ہے۔ کہ حدیث میں ابن مریم کے جو الفاظ آئے ہیں۔ ان سے مراد مثیل ابن مریم ہیں۔

ایک تاریخی غلطی کی اصلاح

مجھ کو اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے جب میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے وہ محترم عزیز جو اپنے علمی امتیاز کی وجہ سے مشارٌ الیہ ہیں۔ سلسلہ کی تاریخی روایات میں غلطی کا ارتکاب کریں۔ مجھے اعتراف ہے کہ انسان سے علمی اور عملی غلطیوں کا صدور ممکن ہے۔ لیکن تحقیقات کے ضروری سامان میسر ہوں۔ اور غلطی ایسے امور کے متعلق ہو جو عام ہو۔ تو اس غلطی کا ارتکاب ناقابلِ عفو ہو جاتا ہے۔ اور مجھے یہ بھی افسوس ہے۔ کہ لوگ تالیفات کو سرسری نظر سے پڑھتے ہیں۔ یہ کوشش عام نہیں الا ماشاء اللہ۔ کہ تحقیقی نقطۂ نظر سے پڑھیں۔

۲ر فروری ۱۹۳۷ء کے الفضل میں واجب الاحترام بھائی حضرت ڈاکٹر صادق کا ایک نوٹ صفحہ ۲ پر پڑھا۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ عزیز محترم صوفی عبد القدیر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ایک کتاب انگریزی میں لکھی ہے میں نے اس کتاب کو فوراً لے کر پڑھنا شروع کیا میرا معمول یہ ہے کہ میں پہلے فہرست مضامین پڑھتا ہوں۔ اور پھر جو حصہ زیادہ دلچسپ سمجھوں۔ اسے پڑھتا ہوں۔ سلسلہ وار کتاب نہیں پڑھتا۔ میں نے حضرت اولوالعزم کے بچپن کے باب کو پہلے شروع کیا۔ اس کے صفحہ ۱۳ پر حضرت کے عہد طفلی کا ایک واقعہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی روایت سے درج ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ یہ واقعہ ۱۸۹۳ء کا ہے اور چھاؤنی انبالہ کا ہے۔

مجھے تعجب ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب قادیان میں موجود تھے۔ ان سے مکرر دریافت کر لیا جاتا۔ کہ واقعہ کہاں کا ہے۔ الحمد للہ کہ میں خود اس واقعہ کو دیکھنے والوں میں سے ایک ہوں۔ حضرت ناناجان رضی اللہ عنہ اس وقت چھاؤنی فیروز پور میں تھے۔ خاکسار عرفانی (جو اس وقت یعقوب علی تراب تھا) رکھا نوالہ متصل قصور میں نائب تحصیلداری کے امیدواروں میں تھا۔ اور حافظ محمد یوسف ضلعدار۔ اور خان بہادر سید فتح علی شاہ ڈپٹی کلکٹر کے ساتھ متعدد مرتبہ چھاؤنی فیروز پور گیا۔ اور واپسی پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ لاہور تک آیا۔ اور لیکھرام کے سلام کا واقعہ بھی اسی سفر میں پیش آیا۔ ۱۸۹۳ء میں حضرت ناناجان رضی اللہ عنہٗ چھاؤنی فیروز پور میں تھے۔ واقعہ کی صحت کو چھوٹی سی غلطی بھی مشکوک کر دیتی ہے۔ حضرت ڈاکٹر صادق نے جس غلطی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ اپنے رنگ میں کتنی ہی خفیف ہو مگر آنے والے مؤرخوں کے لئے جب وہ صدر انجمن کے وجود پر تنقید کریں گے۔ بہت بڑے نتائج کی طرف لے جائے گی۔ حضرت اولوالعزم کا مجلس معتمدین کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ممبر نامزد کرنا بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ میں اس سلسلہ میں کسی لمبے بیان کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ انشاء اللہ اپنے موقعہ پر بیان کروں گا۔ میں اپنے نوجوان دوستوں کو جو تاریخی تالیفات کا عزم رکھتے ہوں مشورہ دوں گا کہ وہ تاریخی روایات کی خصوصاً جب وہ مرکز میں ہوں خوب تحقیقات کر لیا کریں کتاب "فضل عمرؓ" اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ اگر کوئی مزید امر قابل تصریح و تصحیح ہوا۔ تو انشاء اللہ میں اس صراحت و صحت کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ وباللہ التوفیق ؎

خاکسار۔ عرفانی نزیل سکندرآباد

تحریک جدید میں حصہ لو کہ اس امت پر پھر یہ دن نہیں آئیں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تحریک جدید اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ مبارک ہیں وہ جو بڑھ بڑھ کر اس میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ ایسی بابرکت تحریک میں شامل ہونا ہر احمدی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا آپ نے سال ششم کا وعدہ لکھا دیا۔ یہ وہ تحریک ہے۔ جو اخلاص سے حصہ لینے والوں کے لئے۔ جنت واجب کر دیتی ہے۔ کئی ہیں۔ جو تحریک جدید کی اہمیت نہ سمجھنے کے سبب حصہ نہیں لے سکے۔ مگر اب شامل ہونا چاہتے ہیں۔ تا وہ بھی تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لے کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہو جائیں جسطرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے تھے۔ چنانچہ فیروز پور چھاؤنی سے ایک بہن جن کے خاوند کی ماہوار آمد پندرہ کے اندر ہے۔ اور انکے خاوند پہلے سے تحریک جدید میں برابر حصہ لے رہے ہیں۔ ان کے پاس تحریک جدید کا جب ذکر ہوا۔ تو انہوں نے کہا میں تحریک جدید میں ضرور شامل ہونا چاہتی ہوں۔ اگر میرے شوہر نے اپنی ادا کردہ رقم میں میری رقم بھی شامل سمجھی ہے۔ تو ان کی رقم سے ثواب تو اللہ تعالےٰ کے حضور مل جائے گا۔ مگر میں حقیقی طور پر شامل نہیں۔ اس لئے اس بہن نے اپنا ایک سونے کا زیور پانچ سال کے چندے میں اسی وقت دے دیا۔ جس کی قیمت ۲۵/۲ بنی۔ جو داخل ہو چکا ہے۔

پس اس مخلص بہن کی قربانی کو دیکھیں۔ جس کے خاوند کی آمدنی پندرہ روپیہ ہے۔ اور وہ چھ سال سے متواتر حصہ لے رہا ہے۔ اس کی بیوی بھی باوجود خاوند کے کہنے کے کہ میں تیری طرف سے بھی چندہ دیتا ہوں۔ وہ اپنا زیور بیچ کر حصہ دار ہوتی ہے۔ کیونکہ اسے یہ معلوم ہے کہ "جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔ اور یہ وہ یادگار رہے" کہ وہ ہمیشہ ثواب اور عزت کا موجب ہوگی۔ اور بعید نہیں کہ اس یادگار کی طفیل ہماری اولادوں کو بھی نیک ہی رکھے" پس اے سننے والو سن لو کہ مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو کہ اس امت [illegible]

نظارت امور عامہ کا اعلان

شریف احمد صاحب مغل ساکن قادیان کو قضا کے ایک فیصلہ کی تعمیل کے لئے متعدد بار توجہ دلائی گئی۔ لیکن باوجود اس امر کے کہ اس فیصلہ کو دو ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے ابھی تک انہوں نے اس امر کی تعمیل نہیں کی۔ اور اب جبکہ اس غرض کے لئے انہیں نظارت ہذا میں بلوایا گیا۔ تو باوجود اطلاعیابی کے وہ حاضر نہیں ہوئے۔

بنا بریں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کو اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے مزید ایک ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ اگر انہوں نے اس عرصہ میں اس کی تعمیل نہ کی۔ تو ان کے خلاف حسب قاعدہ ۲۷۲ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ ضابطہ کی کارروائی کی جائے گی۔

یہ ایک ماہ کی مہلت اس اعلان کی تاریخ اشاعت سے شروع ہوگی ؎

ناظر امور عامہ قادیان

162

جماعت احمدیہ کی ترقی اسکی صداقت کا ثبوت ہے

مولوی محمد علی صاحب کے ایک اعتراض کا جواب

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آپ کی پیدائش سے بھی پہلے اللہ تعالےٰ نے یہ بشارت دی کہ آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی ہوگی۔ اور قومیں آپ کے وجود باجود سے برکت حاصل کریں گی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بشارت کو حسب ذیل الفاظ میں دنیا کے سامنے رکھا

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام تجھے ملے گا وہ تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا اور وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

سو حضرت امیر المومنین کے عہد مبارک میں اللہ تعالےٰ کی یہ بشارت نمایاں طور پر پوری ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی خدا کے فضل سے بڑی سرعت سے ترقی ہوئی۔ اور احمدیت کی تبلیغ اقصائے عالم تک پہنچ گئی۔ اور آپ کی روحانی کشش کے باعث لاکھوں انسانوں کو سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ غرض آپ کے عہد میں خدا تعالےٰ کا یہ الہام بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دوں گا"۔

جماعت احمدیہ کی اس روز افزوں ترقی کو دیکھ کر جناب مولوی محمد علی صاحب اور بعض دیگر غیر مبایعین وقتاً فوقتاً اپنی بے تابی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے آج سے پچیس سال پیشتر اپنی کثرت پر فخر کیا تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا تھا۔ کہ آپ کو "ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"۔ آج جب اکثریت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی قیادت میں ہے۔ نہایت ہی ظلم کی راہ سے اس کثرت کو غلط کار اور گمراہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی بیعت خلافت پر ایک مضمون مولوی محمد علی صاحب نے تحریر کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "کثرت پر فخر کرنے والی قوم کبھی کامیاب نہیں ہوتی اذا عجبتکم کثرتکم فلن تغن عنکم شیئاً۔ (پیغام صلح ۵ فروری سنہ ۱۹۴۰ء)

اس سے قبل بھی متعدد مرتبہ اس کثرت کو جماعت احمدیہ کے جھوٹے ہونے کی دلیل میں پیش کیا جا چکا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ کی اکثریت کو گمراہ قرار دینا حد درجہ کا ظلم ہے۔ یا تو مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء دیدہ و دانستہ یہ اعتراض کرتے ہیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی کو دیکھ کر اپنے بغض اور حسد کے اظہار کے لئے انہوں نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے یا پھر وہ قرآنی تعلیم کی روح سے بالکل ناواقف اور بے بہرہ ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید نے جس کثرت کو گمراہ اور ضال قرار دیا ہے وہ ایسے لوگ تھے جو نبی کے منکر تھے۔ اور خدا تعالےٰ کے راستباز کا انکار کرنے والے تھے۔ اور قرآن مجید کا یہ اصل بالکل درست ہے کہ نبی پر ایمان لانے والوں کی تعداد منکرین سے کم ہوتی ہے۔ اور نبی کی جماعت کو آہستہ آہستہ غلبہ اور اکثریت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن جو لوگ ایک نبی اور مامور کو ماننے والے ہوتے ہیں۔ ان کی اکثریت قریب ہی کے زمانہ میں کبھی گمراہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ اگر نبی پر ایمان لانے والی جماعت کا سواد اعظم قریب کے زمانہ میں ہی گمراہ ہو جائے تو اس سے تو اس نبی کی روحانیت پر اعتراض پڑتا ہے۔ اور اس کی صداقت بالکل مشتبہ ہو جاتی ہے۔ پس قرآن مجید نے جس اکثریت کو گمراہ قرار دیا ہے وہ ایسے لوگوں کی ہے۔ جو نبی کا انکار کرتے ہیں لیکن جو لوگ نبی پر ایمان لائے ہر قسم کی قربانی۔ تقویٰ اور اصلاح اختیار کرتے ہیں۔ ان کی اکثریت نبی سے قریب کے زمانہ میں کبھی گمراہ اور بے دین نہیں ہو سکتی اور جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں یقیناً ان کے اپنے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے اور ان کی روحانی بینائی کمزور ہو چکی ہے

علاوہ ازیں اگر ایک مامور کی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ترقی بے دینی اور گمراہی کی علامت ہے۔ تو پھر مولوی محمد علی صاحب اور غیر مبایعین اپنی پارٹی کی توسیع کے متعلق کیوں کوشاں نظر آتے ہیں۔ اور آج کل تو یہ بے تابی حد سے بڑھی ہوئی نظر آتی ہے۔ "توسیع جماعت کے متعلق کوشش کرنے والے بزرگوں" کی فہرست خاص طور پر پیغام صلح میں درج کی جا رہی ہے۔ اور مولوی محمد علی صاحب بار بار اس کے متعلق تحریک کرتے ہیں۔ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی انہوں نے کہا "سب احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال ہم نے اپنی جماعت کو کم سے کم دوگنا کرنے کا عزم کیا ہے یہ ہمارے جلسہ سالانہ کی سب سے زیادہ اہم تحریکات میں سے ہے" اگر کثرت گمراہ ہونے کی علامت ہے تو مولوی صاحب کی ایسی تحریکیں کیا معنی رکھتی ہیں۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے وہ اپنی جماعت کو خود گمراہی میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ کارکن نظارت تالیف و تصنیف قادیان)

ہر احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور وعدہ ارسال کرے

تحریک جدید کی مالی قربانیاں کرنے والے اس غلط فہمی میں نہ رہیں کہ ۱۵ فروری جو چھٹے سال کے وعدوں کی آخری تاریخ ہے۔ اس کے گذر جانے کے بعد بھی کوئی وعدہ قبول کیا جا سکے گا۔ کیونکہ گذشتہ سال حضور نے فرمایا تھا۔ کہ

بعد میں بیسیوں لوگ خطوط لکھتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہو گئی معاف کر دیں اور وعدہ قبول کر لیں۔ حالانکہ جب ہم نے ایک قانون بنا دیا تو اس کی پابندی ہونی چاہیئے پس جنہوں نے بعد میں معافی مانگنی ہے۔ وہ ابھی ہوشیار ہو جائیں۔ بلکہ یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اس لئے ہر فرد میرے سامنے براہ راست ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔ پس ہر فرد کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف انہی کے وعدے قبول کئے جائیں گے جو وقت پر پہنچا دیں گے۔ ابھی کئی جماعتیں ہیں جن کے وعدے نہیں آئے اور ان میں بعض بڑی جماعتیں بھی ہیں اور کئی افراد بھی۔ پس ہر جماعت کے کارکنان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی فہرست اس اعلان کو پڑھتے ہی بھیج دیں۔ اگر کسی جماعت کے عہدہ دار سست ہیں تو کسی چست دوست کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کو بھی تحریک کریں۔ پس احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وعدوں کا وقت بہت کم ہے

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت رشتہ

ایف۔ اے تک تعلیم یافتہ۔ پابند دین۔ مزمینہ ار خاندان کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ ایسا ہونا چاہیئے جو برسر روزگار ہو عمر پچیس سال کے قریب ہو۔ مدعیں احمدی کو ترجیح دی جائے گی۔ ش معرفت روزنامہ الفضل۔ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ

پچاس ۵۰ روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس روپیہ میں

احباب کرام کے سامنے ایک نہایت مبارک اور مفید تجویز پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ہر احمدی گھرانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نیز بزرگان سلسلہ کی کتب کی ایک مستقل لائبریری قائم کی جائے۔ روحانیت کا یہ خزانہ نسلاً بعد نسل کام آتا رہے گا۔ اور آنے والی نسلوں کے دلوں میں تعلیم احمدیت کو تروتازہ رکھنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوگا۔ اور احباب کرام ان کتب کے مطالعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو بھی پورا کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش } فرمایا "ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سم قاتل سے نہایت درجہ خطرہ میں پڑ گئی ہو۔ بلا توقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جاویں اور ہر متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آ دیں"۔ نیز فرمایا "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"۔

حضرت خلیفہ اولؓ کی خواہش } فرمایا "حضرت پیر و مرشد! میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جاوے تو میں مراد کو پہنچ گیا"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرمان } فرمایا۔ "جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کما حقہٗ واقفیت نہ پیدا ہو"۔

امید ہے کہ ان اقتباسات کو پڑھ کر اس مبارک تجویز پر عمل کرنے سے کوئی دوست کوتاہی نہیں کریگا۔

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

سٹیل

سٹیل کو استعمال کرنے والوں میں سے متوسط لوگ! اپنے خریدکردہ مال کی خوبیوں کو نہیں پرکھ سکتے۔

ٹاٹا والے اکسپرٹ ہیں۔ ان کا سٹیل مخصوص اغراض کے لئے بنایا جاتا ہے۔ مثلاً ایسا سٹیل بھی بنایا جاتا ہے۔ جو صدمہ کا مقابلہ کر سکے۔ اور ایسا بھی جو زور اور کشش کی تاب لا سکے۔

ٹاٹا کا نام ہی مال کی کوالٹی کی گارنٹی ہے

آپ قیمتوں پر متامل ہونگے لیکن کوالٹی کے متعلق آپکو ذرہ بھر بھی شبہ نہیں ہو سکتا

TATA

برطانوی ایمپائر میں سب سے بڑا سٹیل یونٹ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشا کے مطابق یہ سفارش الفضل میں شائع کی جاتی ہے کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھائیں۔ والسلام

خاکسار پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(163)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک } جو دماغ اور بصارت کے لئے از حد مفید ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب ہمیشہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ قیمت اڑھائی روپیہ فی سیر۔

سفوف نور } جو ابتداءً نزول الماء میں نہایت موثر ہے۔ اور ویسے بھی نظر کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۵ خوراک سوا روپیہ۔

معجون دلشاد } باہمہ صفت موصوف جیسی نیت ویسی مراد نئی طاقت اعصابی کمزوری دل و دماغ معدہ جگر کو بہت مفید ہے چستی۔ پھرتی۔ خوشی فوراً حاصل ہوتی ہے نیز اختناق الرحم کا عمدہ علاج ہے ہر انسان حسب منشاء فائدہ اٹھائے گا۔ پندرہ خوراک وزنی ۱ تولہ قیمت تین روپے

سفوف نشاط یہ دوائی مفرح ہونے کے علاوہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے اور جن لوگوں کو جائز طور پر ممسک دوائی کی ضرورت ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک اڑھائی روپیہ

معجون روشن دماغ } یہ دوائی ذہن کو بہت تیز کرتی ہے۔ اور کند ذہن اور کمزور دماغ لوگوں کے لئے خاص چیز ہے۔ طلباء اور دوسرے حاجتمند یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں قیمت ۱۵ خوراک ۱۲؍ تفصیلات کے لئے مفصل اشتہار منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

اکسیر بواسیر } یہ نسخہ بواسیر ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے اس نسخہ کو بہت پسند فرمایا تھا۔ فی الواقعہ ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ سینکڑوں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ نیز جو بچے پھوڑے پھنسیاں خرابی خون اپنے ساتھ ہی لاتے ہیں۔ ان کی ماتاؤں کو چاہئے کہ امید کے دنوں میں دو تین مرتبہ اس دوائی کا استعمال کرائیں قیمت پندرہ خوراک ایک روپیہ (عہ)

المشتہر (لالہ) ملاوا مل حکیم بڑا بازار قادیان

لنڈن ۸ فروری۔ دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کینیڈا سے ایک اور فوجی دستہ یہاں پہنچ گیا ہے۔ بندرگاہ پر ہزاروں برطانوی لوگوں نے اس کا خیر مقدم کیا۔ اسے وہیں بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں پہلی کینیڈین فوج متعین ہے۔

جرمنی کا دعویٰ ہے کہ آغاز جنگ سے ۸ فروری تک اتحادیوں اور غیر جانبدار ممالک ۴۰۹ جہاز جرمن آبدوزوں اور سرنگوں نے غرق کئے ہیں۔ لیکن رائیٹر کا بیان ہے کہ یہ تعداد صرف ۲۷۴ ہے جن میں سے ۱۴۳ اتحادیوں کے اور باقی غیر جانبدار ممالک کے ہیں۔

گاندھی جی نے اخبار ڈیلی ہیرالڈ کو ایک طویل بحری تار ارسال کیا ہے کہ وائسرائے کے ساتھ میری ملاقات نے ظاہر کر دیا ہے کہ حکومت اور ہندوستانی قوم پرستوں کے اختلافات کی خلیج بہت وسیع ہے۔ برطانیہ کے لئے یہ اعلان کرنا ضروری ہے کہ وہ ہندوستان کی آزادی کو تسلیم کریگا اگر وہ یہ حق تسلیم کرے۔ تو پھر یقیناً فتح اس کی ہوگی۔

روم ۸ فروری۔ اٹلی کی سپریم ڈیفنس کونسل کا اجلاس آج مسولینی کی صدارت میں شروع ہو رہا ہے۔ جس میں اہم فوجی امور پر بحث ہوگی۔ اس اجلاس میں تمام فوجی محکموں کے افسرانِ اعلیٰ اور سول بھرتی کمیٹی کا صدر بھی شامل ہے۔

کراچی ۸ فروری۔ ہندو پارٹی کی طرف سے سندھ کے ہر ایک وزیر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کے نوٹس دیدیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سپیکر ان تحریکوں کو ایک ہفتہ کے بعد اسمبلی میں بحث کے لئے پیش کریگا۔ کانگرس پارٹی بھی ہندو پارٹی کا ساتھ دیگی۔ اس نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس کے بعد نہ تو وہ وزارت مرتب کرے گی۔ اور نہ کسی اور ترتیب میں مدد دے گی۔ وزیر اعظم سندھ نے سردار پٹیل اور صدر کانگرس کو طویل تار دیئے ہیں۔ کہ اگر میری وزارت ٹوٹ گئی۔ تو پھر سندھ میں فرقہ پرستوں کی حکومت ہوگی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۸ فروری۔ آج امریکہ کے ایوان مندوبین میں ایک قرارداد اس مطلب کی پیش کی گئی۔ کہ فن لینڈ پر روسی حملہ کی وجہ سے امریکہ روس سے اپنے تمام سیاسی تعلقات منقطع کرے۔ لیکن یہ قرارداد تین ووٹوں کی کمی سے مسترد ہوگئی۔ صدر نے اس قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ اب کر بھی لے۔ تو اس سے فن لینڈ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ امریکن سینیٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ فن لینڈ کو تجارتی اور صنعتی چیزوں کی خرید کے لئے ۲ کروڑ ڈالر قرض دیا جائے۔ منظور ہوگئی۔

ٹوکیو ۸ فروری۔ فرانسیسی ہندچینی کی یونانی ریلوے پر جاپانی بمباری سے پچھلے دنوں جو اشخاص ہلاک ہوئے تھے ان میں سے پانچ فرانسیسی تھے۔ اس کے خلاف فرانس اور امریکہ نے احتجاج کیا تھا۔ اور کل یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ جاپان اس نقصان کا معاوضہ دینے کے لئے تیار ہے مگر آج ایک ذمہ دار جاپانی افسر نے اعلان کیا۔ کہ اس ریلوے پر جاپان کی بمباری اس وقت تک جاری رہیگی۔ جب تک کہ رسل و رسائل سے متعلقہ امور کا خاطر خواہ فیصلہ نہیں ہو جاتا۔

لنڈن ۸ فروری۔ ہوم منسٹر نے کل دارالعوام میں کہا۔ کہ یکم ستمبر سے ۲۱ دسمبر ۳۹ء تک کل ۶۲ اشخاص نظربند کئے گئے تھے۔ جن میں سے ۲۳ رہا کر دیئے گئے ہیں۔

آج وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں جنگ کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ پیر کو فرانس میں سپریم کونسل کا جو اجلاس ہوا۔ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ دونو ملکوں کے ۵ برابر اس طرح کام کر رہے ہیں کہ گویا وہ ایک ہی حکومت کی کیبنٹ کے ممبر ہیں دونو میں ایک دیرپا اور مستحکم دوستی پیدا ہوگئی ہے۔ ہم دونو کو علیحدہ کرنے کے لئے جرمنی کی زبردست کوششیں ناکام رہی ہیں۔

فن افواج بڑی بہادری سے دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ ان کی کامیابی نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ہم برابر اس کی مدد کرتے رہے ہیں۔ اور کرتے رہیں گے۔ سپریم کونسل میں فن لینڈ کو روسیوں کے مقابلہ پر امداد دینے کے متعلق نہایت اہم فیصلے کئے گئے ہیں

واشنگٹن ۸ فروری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ یورپ میں عنقریب قیام امن کا کوئی امکان نہیں۔ اب یہ امر یقینی ہے کہ خطرات غیر معین عرصہ تک جاری رہیں گے۔

دہلی ۸ فروری۔ طبیہ کالج کے بانی حکیم اجمل خان صاحب کے لڑکے حکیم جمیل خان اور ان کے لڑکے غلام نبی خان کو ہندوستانی دواخانہ کے بعض اور کارکنوں کے ساتھ آج گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان پر طبیہ کالج ٹرسٹ اور ہندوستانی دواخانہ کا روپیہ غبن کرنے کا الزام ہے۔

کراچی ۸ فروری۔ سندھ اسمبلی میں آج ہوم منسٹر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ کافی غور و خوض کے بعد حکومت نے یہاں چیف کورٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہائیکورٹ کا قیام ضروری نہیں سمجھا گیا۔ کیونکہ اس صورت میں صرف بیس ہزار روپیہ تنخواہوں پر صرف کرنا پڑے گا

پشاور ۸ فروری۔ حکومت افغانستان نے کابل میں ایک کامرس کالج قائم کیا ہے۔ آج وزیر تجارت نے اس کا افتتاح کیا۔

لنڈن ۸ فروری۔ جرمنی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ روس نے فن لینڈ کے خلاف جنگ میں جرمنی سے کبھی امداد طلب نہیں کی۔ اور نہ ہی جرمنی نے اس کی کوئی مدد کی ہے۔ یہ افواہ بالکل غلط ہے کہ ہٹلر روس اور فن لینڈ میں سمجھوتہ کرانا چاہتا ہے۔

لنڈن ۸ فروری۔ پولینڈ میں مذہبی آزادی کو تشدد سے دبایا جا رہا ہے روزانہ ہزاروں یہودی مرد۔ عورتیں اور بچے گھروں سے نکالے جا رہے ہیں سینکڑوں سردی کا اور سینکڑوں بھوک کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کی عبادت گاہیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ روسی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام گرجے بند کر دیئے جائیں پادری اپنا کام ترک کر دیں۔ اور گرجوں کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں۔

لاہور ۸ فروری۔ ایک سوال کے جواب میں پنجاب اسمبلی میں حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ اخبارات میں اشتہارات دینے کے لئے سفید و سیاہ فہرست کا دستور اب نہیں رہا۔ ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو جسے چاہے دے سکتا ہے۔ یہ انتظام اس لئے نہیں کیا گیا۔ کہ اخبارات کو اپنی پالیسی کے مطابق چلایا جائے۔ سوال کیا گیا۔ کہ یہ افسر وزیر اعظم سے پوچھ کر سب کچھ کرتا ہے مگر جواب نہ دیا گیا۔

سرینگر ۸ فروری۔ مری روڈ پر شدید برف باری ہوئی ہے دور دور تک ڈاک ایک لاری سے منتقل ہو کر دوسری تک پہنچائی جاتی رہی۔ گویا کشمیر ہندوستان سے منقطع رہا۔ کانگڑہ ویلی میں بھی سخت برف باری ہوئی ہے۔

سٹاک ہالم ۸ فروری۔ فن لینڈ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سما کے علاقہ میں روسی افواج مینرہیم لائن کی پہلی صفوں کو توڑنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔ مگر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ اس کی مضبوط چوکیوں تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گی۔ وہ سخت لڑائی کے بعد اور ہزاروں جانوں کی قربانی دے کر صرف حفاظتی مورچوں تک پہنچ سکی ہیں۔

لنڈن ۸ فروری۔ جرمن ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوئبلز نے کہا۔ کہ اس دفعہ ہم فیصلہ کن جنگ کرنے کا فیصلہ کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے سامنے صرف ایک سوال ہے۔ اور وہ یہ کہ جنگ میں فتح حاصل کی جائے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah